روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

سوموار 14 جولائی 2014ء 15 رمضان 1435 ہجری 14 وفا 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 160

جنت کا رستہ

حضرت ابوامامہ باہلیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ رسول اللہؐ فرماتے تھے۔

اللہ سے ڈرو، پانچ وقت کی نماز پڑھو، ایک ماہ کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوٰۃ دو اور جب میں کوئی حکم دوں تو اس کی اطاعت کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(جامع ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب مایتعلق بالصلوٰۃ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن شریف کی رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے۔ خدا تعالیٰ نے مسافر اور بیمار کو دوسرے وقت رکھنے کی اجازت اور رخصت دی ہے اس لئے اس حکم پر بھی تو عمل رکھنا چاہئے۔ میں نے پڑھا ہے کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہیں کہ اگر کوئی حالت سفر یا بیماری میں روزہ رکھتا ہے تو یہ معصیت ہے کیونکہ غرض تو اللہ تعالیٰ کی رضا ہے نہ اپنی مرضی۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا فرمانبرداری میں ہے۔ جو حکم وہ دے اس کی اطاعت کی جاوے اور اپنی طرف سے اس پر حاشیہ نہ چڑھایا جاوے۔ اس نے تو یہی حکم دیا ہے من کان منکم مریضا (۔)۔ اس میں کوئی قید اور نہیں لگائی کہ ایسا سفر ہو یا ایسی بیماری ہو۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 67)

مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے اس میں امر ہے یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جس کا اختیار ہو رکھ لے جس کا اختیار ہو نہ رکھے میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہیں رکھنا چاہئے اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں اس لئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے تو کوئی حرج نہیں مگر عدة من ایام اخر کا پھر بھی لحاظ رکھنا چاہئے۔

سفر میں تکالیف اٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زور بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے اس کو اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا یہ غلطی ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر اور نہی میں سچا ایمان ہے۔

(تفسیر سورۃ البقرہ از مسیح موعود ص 260)

اگر تم مریض ہو یا کسی سفر قلیل یا کثیر پر ہو تو اسی قدر روزے اور دنوں میں رکھ لو۔ سو اللہ تعالیٰ نے سفر کی کوئی حد مقرر نہیں کی اور نہ احادیث نبویؐ میں حد پائی جاتی ہے بلکہ محاورہ عام میں جس قدر مسافت کا نام سفر رکھتے ہیں وہی سفر ہے ایک منزل (سے) جو کم حرکت ہو اس کو سفر نہیں کہا جا سکتا۔

(تفسیر سورۃ البقرہ از مسیح موعود ص 261)

جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ رمضان میں روزہ رکھتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے۔ نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو بلکہ حکم عام ہے۔ اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 321)

محترم نصیر احمد انجم صاحب مربی سلسلہ وفات پا گئے

احباب جماعت کو بہت دکھ اور افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ کے دیرینہ خادم، ماہر علم کلام اور موازنہ مذاہب استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن محترم نصیر احمد انجم صاحب مربی سلسلہ مورخہ 12 جولائی 2014ء کو صبح ایک بجے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بعمر 49 سال وفات پا گئے۔ دو دن پہلے آپ کو برین ہیمبرج ہوا تھا جس کی وجہ سے آپ کوما میں چلے گئے اور ہوش نہیں آیا۔

آپ محترم عبدالقادر صاحب کے ہاں 10 مئی 1965ء کو اولڈ سول لائنز سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وہاں پر ہی حاصل کی۔ 1981ء میں وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا اور تمام کلاسوں میں امتیازی پوزیشن حاصل کرتے ہوئے 1988ء میں فارغ التحصیل ہو کر میدان عمل میں قدم رکھا۔ جولائی 1988ء سے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مربی سلسلہ مقرر ہوئے۔ رشیئن زبان بھی سیکھی۔ اس کے بعد موازنہ مذاہب میں تخصص مکمل کیا اور 18 جولائی 1999ء سے بطور استاد جامعہ احمدیہ میں خدمات سرانجام دینی شروع کیں۔ تاہم اس سے پہلے ہی آپ نے جامعہ میں تدریس کا کام شروع کر دیا تھا۔ اس طرح یہ عرصہ 25 سال کے لگ بھگ بنتا ہے۔

آپ کو دو دفعہ جلسہ سالانہ یوکے میں بطور نمائندہ شامل ہونے کی توفیق ملی۔ خدام الاحمدیہ میں مختلف شعبہ جات میں بطور مہتمم خدمات سرانجام دیں۔ ماہنامہ تشحیذ الاذہان اور ماہنامہ انصاراللہ کے ایڈیٹر بھی رہے۔ مجلس افتاء کے ممبر تھے۔

مرحوم مخلص اور فدائی خادم سلسلہ تھے۔ اچھے مقرر اور مصنف تھے ان کا جامعہ میں درجہ شاہد کا مقالہ ''مجددین امت محمدیہ'' شائع ہو چکا ہے۔ سوال وجواب میں مہارت تھی۔ ایم ٹی اے پر بہت سے پروگرام ریکارڈ کرائے جلسہ سالانہ یو۔کے پر تقریر کی توفیق بھی ملی۔

(باقی صفحہ 8 پر)

تبرکات .... حضرت میر محمد اسحاق صاحب

روزے کی خوبیاں

قرآن مجید کے متعلق آیا ہے۔ کہ یہ کتاب حکیم ہے۔ یعنی جس قدر احکام اس میں بیان ہوئے ہیں۔ وہ سب کسی نہ کسی حکمت پر مبنی ہیں اور کوئی حکم اس میں ایسا درج نہیں جو حکمت سے خالی ہو اور ہمارے فائدہ کے لئے نہ ہو۔ آج کل چونکہ ماہ رمضان گذر رہا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے .... تم پر روزے فرض کئے گئے۔ جیسا کہ تم سے پہلی امتوں پر بھی اللہ تعالیٰ نے روزے فرض کئے تھے۔ اس کے متعلق سوال پیدا ہوتا تھا کہ اس حکم کی بناء کس حکمت پر مبنی ہے۔ جواب میں ارشاد ہوتا ہے۔ لعلکم تتقون۔ یعنے اس کا یہ فائدہ ہے کہ تم متقی بنو گے۔ یعنے روزے کے ذریعہ اور بہت سی نیکیوں کی توفیق حاصل ہوتی ہے اور بہت سی خوبیاں انسان میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ پس ہم کو لعلکم تتقون نے روزہ کی حکمت بتائی کہ وہ بہت سی نیکیوں اور خوبیوں کا موجب ہے اور اس سے بڑھ کر اور کیا خوبی ہوگی کہ اس پر عمل کرنے سے بیسیوں نیکیاں انسان کرنے لگتا ہے اب ہم غور کرتے ہیں اور معلوم کرتے ہیں کہ اس سے کون کون سی خوبیاں پیدا ہوتی ہیں۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ بطور نمونہ تین خوبیاں پیش کی جاتی ہیں۔

پہلی خوبی تو یہ ہے۔ کہ جب انسان کو یہ مشق ہو جاتی ہے کہ وہ ایک ماہ تک گرمی کے دنوں میں باوجود سخت پیاس کے اور گھر میں ٹھنڈے پانی اور شربت کے موجود ہونے کے۔ صرف خدا کے خوف کی وجہ سے اپنی پیاس نہیں بجھاتا اور تکلیفیں اٹھا کر پہاڑ سا دن خدا کے حکم کو بجا لانے کے لئے پیاس میں گذار دیتا ہے۔ تو اس شخص کے لئے یہ ناممکن ہونا چاہئے کہ کسی وقت ضرورت کے موقعہ پر کسی غیر کی پینے کی چیزیں ناجائز طور پر لے لے۔ یا اسی طرح جو شخص باوجود شدت بھوک کے اپنے گھر کا کھانا محض روزہ کی خاطر نہیں کھاتا۔ اس کے متعلق ہم کس طرح تسلیم کر لیں کہ وہ غیر کا مال ناجائز طور پر استعمال کر لے گا۔ غرض پہلی خوبی روزہ سے یہ پیدا ہوتی ہے کہ انسان غیر کے مال میں تصرف کرنے سے رک جاتا ہے۔ کیونکہ ایک ماہ تک لگا تار اس کو مشق کرائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی چیزیں بھی خدا کے لئے چھوڑ دے۔ تا کہ بقیہ گیارہ مہینہ اس کو یہ بات مدنظر رہے کہ اس نے غیر کے مال کو ہاتھ نہیں لگانا۔ یہی وجہ ہے کہ جن آیات میں روزہ فرض کیا گیا ہے۔ ان کے معاً بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یعنے اے لوگو! ہم نے تم کو روزہ میں اپنے جائز مال سے فائدہ اٹھانے سے روک دیا۔ اس کی غرض یہ ہے کہ تم غیروں کے ناجائز مال لینے سے بچو۔

دوسری خوبی یہ ہے کہ انسان کا یہ قاعدہ ہے۔ جب تک کوئی بیماری یا مصیبت اس پر وارد نہ ہو۔ اس کا صحیح تصور وہ نہیں کر سکتا۔ ایک امیر آدمی جسے بھوک کے وقت کھانا اور پیاس کے وقت پانی اور سردی و گرمی کے وقت کپڑے اور عمدہ مکان میسر ہوں۔ وہ کماحقہ تصور ہی نہیں کر سکتا کہ فقیر پر بھوک کے وقت روٹی نہ ملنے سے کیا حالت گزرتی ہے اور اس کے بھوکے بیوی بچوں کا کیا حال ہوتا ہے۔ اسی طرح سردیوں میں کپڑے نہ ہونے سے مفلوک الحال ننگوں کا کیا حشر ہوتا ہے اور سردیوں کی قیامت خیز راتیں کس طرح گزرتی ہیں۔ غرض امیروں اور خوش حال لوگوں کو اپنی سوسائٹی کے لاکھوں مفلوک الحال لوگوں کی تکلیفوں کا احساس نہیں ہوتا۔ جس کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ ان کی خبرگیری کی طرف بھی متوجہ نہیں ہوتے۔ اس لئے شریعت نے سال میں ایک ماہ کے روزے مقرر کر کے بادشاہوں امیروں اور خوشحال لوگوں کو محسوس کرایا ہے کہ دیکھو روزہ رکھ کر ایک ماہ تک جو بھوک اور پیاس کی تم نے تکلیفیں برداشت کیں۔ یہ تکلیفیں تمہارے غریب بھائی بارہ مہینہ برداشت کرتے ہیں۔ تم کو تو مغرب کی نداء کے بعد انواع و اقسام کی کھانے پینے کی چیزیں مل جاتی ہیں۔ مگر مفلوک الحال لوگ تو بھوک و پیاس ہی میں مبتلا رہتے ہیں۔ اس لئے اب جبکہ تم کو ان کی تکلیف کا احساس روزہ رکھ کر پیدا ہو گیا ہے تمہیں ان غریب بھائیوں کی امداد کی طرف متوجہ ہونا چاہئے اور ان کی بھوک پیاس کو دور کرنا چاہئے پس دوسری خوبی یہ ہے۔ کہ امراء روزہ رکھ کر اپنے غریب بھائیوں کی بھوک و پیاس کا بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں ان کو لازماً تحریک ہوگی کہ وہ غرباء کی تکلیفوں کو دور کریں اور اس طرح سوسائٹی میں ایک طرح برادرانہ تعلقات پیدا ہوں گے یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم رمضان میں تمام مہینوں سے زیادہ صدقہ و خیرات کرتے تھے۔

تیسری خوبی ہے کہ دنیا ایسا مقام ہے۔ جس کے نہ آرام اور نہ بے آرامی کسی کا بھی اعتبار نہیں۔ اس کی ہر بات کو زوال ہے۔ اسے کسی رنگ میں بھی استقلال نہیں۔ کل ایک شخص جو امیر تھا۔ آج غریب ہے اور آج جو تندرست ہے اس کا کسی سخت مرض میں مبتلا ہو جانا کوئی جائے تعجب نہیں۔ غرض ہر وقت عسر و یسر کا سلسلہ لگا رہتا ہے اس لئے امراء اور خوشحال لوگ جو مشقتوں کے عادی نہیں ہوتے اور بھوک و پیاس کی تکلیف نہیں سہہ سکتے ان کو خیال کرنا چاہئے کہ اگر خدانخواستہ ان کی امارت پر زوال آ جاوے اور وہ تنگدست ہو جاویں تو کیا وہ بھوک و پیاس کا مقابلہ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر شخص جو آج نعمتوں میں گھرا ہوا ہے وہ کل کی غریبی کے لئے بھی تیار رہے۔ اسی غرض سے شریعت نے روزہ فرض قرار دیا۔ تا کہ امراء اور متوسط درجہ کے لوگ ایک ماہ تک ہر قسم کی تکلیفیں برداشت کرنے کے عادی ہو جاویں اور اگر خدانخواستہ کوئی ایسا دن آئے کہ ان کے تمول میں زوال آوے تو وہ اس مصیبت کا مردانہ وار مقابلہ کر سکیں اور ایسا نہ ہو کہ وہ غربت کی مصیبت سے ہلاک ہو جاویں۔ سو یہی روزہ میں ایک خوبی ہے کہ دنیا کے تبدل و تغیر کی مصیبتوں کے مقابلہ کی طاقت عطا کرتا ہے۔

(الفضل 15 مئی 1922ء ص3)

سچی گواہی دو

☆اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ

﴿الفرقان: 73﴾

اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب وہ لغویات کے پاس سے گزرتے ہیں تو وقار کے ساتھ گزرتے ہیں۔

☆حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں۔ ہم نے عرض کیا ضرور بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپؐ تکیے کا سہارا لئے ہوئے تھے، جوش میں آ کر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا۔ دیکھو تیسرا بڑا گناہ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا ہے۔ آپؐ نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے چاہا کاش رسول اللہؐ خاموش ہو جائیں۔''

(بخاری کتاب الادب باب حقوق الوالدین)

☆سیدنا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

''میں نے غور کیا ہے۔ قرآن شریف میں کئی ہزار حکم ہیں اُن کی پابندی نہیں کی جاتی۔ ادنیٰ ادنیٰ سی باتوں میں خلاف ورزی کر لی جاتی ہے۔ یہاں تک دیکھا جاتا ہے کہ بعض جھوٹ تو دکاندار بولتے ہیں اور بعض مصالحہ دار جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ نے اس کو رجس کے ساتھ رکھا ہے مگر بہت سے لوگ دیکھے ہیں کہ رنگ آمیزی کر کے حالات کے بیان کرنے سے نہیں رکتے اور اس کو کوئی گناہ نہیں سمجھتے۔ ہنسی کے طور پر بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ انسان صدیق نہیں کہلا سکتا جب تک کہ جھوٹ کے تمام شعبوں سے پرہیز نہ کرے۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 99)

☆حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ مذکورہ آیت قرآنی کی تشریح میں فرماتے ہیں:۔

''بہرحال خدا کا منشاء یہ ہے کہ ہم سچ بولیں ...... خدا کی بادشاہت تو اسی صورت میں قائم ہو سکتی ہے جب سچی گواہی دیتے وقت انسان نہ اپنے باپ سے ڈرے نہ اپنے بیٹے سے ڈرے نہ ماں سے ڈرے نہ بھائی سے ڈرے نہ دوست سے ڈرے اور نہ کسی اور رشتہ دار سے ڈرے۔ ایک باپ اگر جھوٹ کی جرأت کرتا ہے تو اسی لئے کہ وہ سمجھتا ہے میرا بیٹا میری تائید کرے گا یا میری بیوی میری تائید کرے گی لیکن اگر عدالت میں معاملہ پیش ہو اور بیٹا کہے کہ یہ ہیں تو میرے باپ لیکن انہوں نے یہ بات کی ہے۔ بیوی کہے کہ یہ ہیں تو میرے خاوند لیکن انہوں نے یہ بات کی ہے۔ تو دوسرے ہی دن وہ جھوٹ چھوڑ دے گا۔ وہ اگر جھوٹ بولتا ہے تو اس لئے کہ وہ سمجھتا ہے اُس کے افعال پر پردہ پڑا رہے گا۔ بھائی اس لئے جھوٹ بولتا ہے کہ دوسرا بھائی اُس کی ہاں میں ہاں ملا دے گا۔ بیٹا اس لئے جھوٹ بولتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے میرا باپ میری تائید کرے گا۔ خاوند اس لئے جھوٹ بولتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے میری بیوی میری عیب کو چھپائے گی۔ اور میری تصدیق کرے گی یا بیوی اگر جھوٹ بولتی ہے تو اس لئے کہ وہ سمجھتی ہے میرا خاوند میرا ساتھ دے گا۔ لیکن اگر وہ سچے (مومن) ہوں تو باپ کے خلاف بیٹا گواہی دینے کے لئے کھڑا ہو جائے گا اور خاوند کے خلاف بیوی گواہی دینے کیلئے کھڑی ہو جائے گی اور وہ بالکل گھبرا جائے گا اور کہے گا ایسی حالت میں میرا جھوٹ بولنا بے فائدہ ہے اور اس روح کا اپنے اندر قائم کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ اگر ہر بچہ ہر بوڑھا ہر جوان ہر مرد اور ہر عورت یہ عہد کر لے کہ میں نے سچ بولنا ہے چاہے اس کے نتیجہ میں مَیں کسی مقدمہ میں پھنس جاؤں یا پھانسی پر چڑھ جاؤں تو تھوڑے دنوں میں ہی تم اپنے اندر ایک عظیم الشان تغیر محسوس کرنے لگو گے۔ یہ مت خیال کرو کہ سچ بولنے پر پھانسی ملتی ہے۔ جو شخص سچ بولنے والا ہو وہ ایسے کام ہی نہیں کرتا جن کے نتیجہ میں اُسے پھانسی ملے لیکن جھوٹ بولنے والا سمجھتا ہے کہ اگر میں نے جھوٹ بولا تو شاید بچ جاؤں اس لئے وہ دلیری سے ایسے افعال میں مبتلا ہو جاتا ہے جن کا نتیجہ بعض دفعہ نہایت خطرناک ہوتا ہے اور یا پھر سچ بولنے والا اُس وقت پھانسی چڑھتا ہے جب وہ سمجھتا ہے کہ اب میرا مذہبی فرض ہے کہ میں اپنی جان پیش کر دوں۔ پھر وہ دلیری کے ساتھ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے بے شک پھانسی دے دو۔

غرض سچائی ایک بڑی اہمیت رکھنے والی چیز ہے انبیاء نے اس پر خاص زور دیا ہے اور انسانی اخلاق کا یہ ایک بنیادی حصہ ہے۔''

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 582-583)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ   مطبع: ضیاء الاسلام پریس   مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ   قیمت 5 روپے

دینی تعلیمات کی روشنی میں

روزہ کی فرضیت، فلاسفی، اہمیت، فضائل و برکات اور مسائل کا حل

محترم حافظ مظفر احمد صاحب

خوش نصیب کہ ایک دفعہ پھر ہماری زندگی میں برکتوں اور رحمتوں والا مہینہ رمضان آیا ہے، ہاں! روحانیت کا وہی موسم بہار کہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جس کی خاطر اپنے مولیٰ کے حضور دعا گو رہتے تھے کہ اے اللہ! ہمارے رجب اور شعبان میں برکت ڈال ہمیں رمضان تک پہنچا یعنی کہیں رمضان سے پہلے بلاوا نہ آجائے۔ کیا خبر کہ کونسا رمضان مغفرت کا ذریعہ ہو جائے۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا تھا ”کیا ہی بدنصیب ہے وہ شخص جس نے رمضان پایا اور بخشا نہ گیا“۔ (کنز العمال جلد7 ص 79)

روزہ کی فرضیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کی سورۃ البقرہ آیات 185,184 میں روزوں کے احکام بیان فرمائے ہیں۔ روزہ کے لئے عربی میں ”صوم“ کا لفظ ہے جس کے معنی امساک یعنی رکنے کے ہیں۔ دینی اصطلاح میں روزہ سے مراد طلوع فجر یعنی پَو پھٹنے سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور میاں بیوی کے مخصوص تعلقات سے رکنا ہے بشرطیکہ یہ عبادت کی نیت سے ہو۔

دنیا کے تمام بڑے مذاہب میں لفظ روزہ مختلف شکلوں میں پایا جاتا ہے۔ دینی تاریخ کے مطابق رمضان کے مہینہ میں روزے ہجرت نبویؐ کے دوسرے سال فرض ہوئے۔ اس سے قبل یہودیوں کے روزہ میں سحری نہیں تھی بلکہ آٹھ پہرے روزے کا دستور تھا۔ دین میں سحری کھانے کا حکم ہوا جس کا وقت آدھی رات کے بعد سے فجر کے طلوع ہونے تک ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے اور اہل کتاب یعنی یہود کے روزہ میں فرق سحری کا کھانا ہے۔ (مسلم کتاب الصوم)

دراصل دینی احکام کی حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل فرمانبرداری سے راضی ہوتا ہے۔ محض اپنے آپ کو مشقت میں ڈال کر خدا کو خوش نہیں کیا جاسکتا۔ پس سحری کا حکم جہاں سہولت کا ذریعہ ہے وہاں عبادت اور برکت کی خاطر بھی ضروری ہے۔ سحر و افطار کے اوقات طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کی پابندی کے ساتھ سحری میں تاخیر اور افطاری میں جلدی پسندیدہ ہے۔ اس میں بھی سہولت مدنظر ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سب سے پیارے بندے وہ ہیں جو نسبتاً زیادہ جلدی افطاری کرتے ہیں۔ (ترمذی ابواب الصوم)

رمضان کی برکات حاصل کرنے کے لئے ایک مومن کو طبعاً اس مہینہ کا اشتیاق سے انتظار ہونا چاہئے۔ پہلی رمضان سے چاند نظر آجانے پر رمضان کے روزے شروع کرنے چاہئیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”رمضان کے چاند کے انتظار میں شعبان کے دن گنا کرو“۔ (ترمذی ابواب الصوم)

روزہ کی فلاسفی

روزہ کی فلاسفی قرآن کریم نے یہ بیان فرمائی ہے کہ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (البقرہ:182) یعنی تم جسمانی، اخلاقی اور روحانی ہر قسم کی کمزوریوں اور بیماریوں سے بچو۔ رسول کریم نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ روزہ انسان کو ہر قسم کی برائیوں سے بچانے کے لئے بطور ڈھال کے ہے۔ (ترمذی ابواب الصوم)

جو انسان روزہ کی مکمل حفاظت کرتا اور پوری شرائط سے یہ عبادت بجا لاتا ہے تو یہی روزہ اس کے روحانی دشمن شیطان کے مقابل پر ایک ڈھال بن جاتا ہے۔ یہ ڈھال روزہ دار کے پاس موجود ہوتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ وہ اسے استعمال کرے۔ اس کا طریق حدیث میں یہ بتایا ہے کہ کسی برائی کے خیال، جہالت کی بات یا لڑائی کے وقت روزہ کی ڈھال کو کام میں لاؤ اور ہمت وعزم سے کہو کہ میں اس برائی میں ملوث نہ ہوں گا اور اس لڑائی اور گالی گلوچ سے کنارہ کش رہوں گا کیونکہ میں روزہ دار ہوں۔ (مسلم ابواب الصیام)

اگر اس طور پر انسان یہ ڈھال استعمال کرے تو روزہ اسے نہ صرف دنیا کی بلاکتوں، جسمانی، اخلاقی اور روحانی حملوں سے محفوظ رکھتا ہے بلکہ انسان کے لئے ہمیشہ کی مستقل ڈھال بن جاتا ہے۔ کتنی مبارک اور قیمتی ہے یہ ڈھال جو ہر ایک کو نصیب ہو جائے تو معاشرہ کتنا پاک صاف ہو جائے اور اگر یہ ڈھال میسر نہیں تو انسان کو روزے سے بھوکا پیاسا رہنے کے سوا کچھ حاصل نہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو (روزہ دار) جھوٹی بات اور غلط کام نہیں چھوڑتا اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی بھی ضرورت نہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب یہ پُر حکمت تحریک فرمایا کرتے تھے کہ ہر رمضان المبارک میں انسان کو کوئی ایک برائی بہرحال چھوڑنے کا عہد کرنا چاہئے۔ بلاشبہ رمضان کے بابرکت مہینہ میں کسی برائی کو چھوڑنا باقی دنوں کی نسبت زیادہ آسان ہوتا ہے اور رمضان اس میں بہت ممد ہوتا ہے۔ چاہئے کہ انسان دعا سے اس عہد کو مزید پختہ کرے۔ روزہ کی دوسری حکمت ضرورت مند بھائیوں کی ضرورت کا احساس بیدار کرنا ہے۔ روزہ کی حالت میں خود بھوک برداشت کرنے، روزہ نہ رکھنے کی صورت میں مسکین کو کھانا کھلانے یا فدیہ رمضان ادا کرنے سے ہمدردی اور باہمی محبت کا جذبہ ترقی کرتا ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

”درحقیقت یہ قومی ترقی کا ایک بہت بڑا گر ہے کہ انسان اپنی چیزوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچائے تمام قسم کی تباہیاں اسی وقت آتی ہیں جب کسی قوم کے افراد میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ ان کی چیزیں انہی کی ہیں دوسروں کا ان میں کوئی حق نہیں...... دنیا کے نظام کی بنیاد اس اصل پر ہے کہ میری چیز دوسرا استعمال کرے اور رمضان اس کی عادت ڈالتا ہے“۔ (تفسیر کبیر جلد دوم ص376,375)

رمضان کی ایک اور حکمت یہ بھی ہے کہ روزہ جسمانی بیماریوں کا بھی علاج ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ہر چیز کو پاک کرنے کے لئے اس کی ایک زکوۃ ہوتی ہے اور جسم کی ظاہری و باطنی زکوۃ اور پاکیزگی کا ذریعہ روزہ ہے۔ (ابن ماجہ کتاب الصوم)

اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ صُوْمُوْا تَصِحُّوْا۔ تم روزے رکھا کرو صحت مند رہو گے۔ (جامع الصغیر للسیوطی)

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

روزے کئی قسم کی امراض سے نجات دلانے کا موجب بن جاتے ہیں۔ آج کل کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ بڑھاپا یا ضعف آتے ہی اس وجہ سے ہیں کہ انسان کے جسم میں زائد مواد جمع ہو جاتے ہیں اور ان سے بیماری یا موت پیدا ہوتی ہے اور روزہ اس کے لئے بہت مفید ہے۔ (تفسیر کبیر جلد دوم ص375)

فضائل رمضان

رسول اللہؐ کے زمانے میں رمضان کی آمد تھی ایک شام قبل جب شعبان کی آخری تاریخ تھی، آپؐ نے اپنے صحابہ کو اس بابرکت مہینہ کے لئے تیار کرنے کی خاطر اس کی عظمت و شان بیان فرمائی، اس کی تفصیل حضرت سلمان فارسیؓ نے یوں روایت کی ہے، آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت (اور شان) والا مہینہ سایہ کرنے والا ہے۔ ہاں! ایک برکتوں والا مہینہ جس میں ایک ایسی رات ہے جو (ثواب وفضیلت کے لحاظ سے) ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کئے ہیں اور اس کی رات کی عبادت کو نفل ٹھہرایا ہے۔ اس مہینہ میں جو شخص کسی نفلی عبادت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اسے اس نفل کا ثواب عام دنوں میں فرض ادا کرنے کے ستر فرض کے برابر ثواب ملے گا اور یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ ہمدردی و غمخواری کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے جو شخص اس مہینہ میں روزہ دار کی افطاری کرواتا ہے تو یہ عمل اس کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ بن جاتا ہے اور اسے آگ سے آزاد کیا جاتا ہے۔ اسے روزہ دار کے اجر کے برابر ثواب ملتا ہے۔ بغیر اس کے کہ روزہ دار کے اجر میں کچھ کمی ہو یہ ایسا مہینہ ہے جس کا آغاز (نزول) رحمت ہے اور جس کی بہترین (چیز) مغفرت ہے۔ اور جس کا انجام آگ سے آزادی ہے اور جو شخص اس مہینے میں اپنے مزدور یا خادم سے اس کے کام کا بوجھ ہلکا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی بخش دیتا اور اسے آگ سے آزاد کر دیتا ہے۔ (بیہقی فی شعب الایمان حدیث3608)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب رمضان کے مہینہ کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطانوں اور سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور آگ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور کوئی ایک دروازہ بھی کھلا نہیں رہتا۔ جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور کوئی ایک بھی بند نہیں رہتا اور ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ اے بھلائی کے چاہنے والے! آ اور آگے بڑھ اور اے برائی کے چاہنے والے! رک جا اور اللہ کے لئے بہت سے لوگ آگ سے آزاد کئے جاتے ہیں۔ رمضان کی ہر رات کو ایسا ہوتا ہے۔ (ترمذی ابواب الصوم)

جنت کے دروازے کھلنے سے مراد یہ ہے کہ رمضان میں مومنوں کو ایسے اعمال صالحہ کی توفیق ملتی ہے جو ان کو جنت میں لے جانے والے ہیں۔ بالفاظ دیگر یہ مہینہ عابدوں کے لئے جنت کے دروازے کھولنے کا موجب ہوا۔ اسی طرح جہنم کے دروازوں کے بند ہو جانے سے مراد یہ ہے کہ مومنوں کو ان کاموں سے اجتناب کرنے کی توفیق ملتی ہے جو جہنم میں لے جانے والے ہیں کیونکہ روزہ دار بڑے گناہوں سے تو بچتا ہی ہے اور چھوٹے گناہ ویسے معاف کر دئے جاتے ہیں۔ پس اصل چیز رمضان کو اپنے وجود میں داخل کرنے اور اس کے احکام بجالانا ہے۔ جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی ناراضگی اور دوزخ کے دروازے ایسے شخص پر بند ہو جاتے ہیں اور خدا کی رضا کی جنتوں کے دروازے اس کے لئے کھل جاتے ہیں اور اس کی عبادات کو احسن رنگ میں قبول کیا جاتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک رمضان دوسرے رمضان تک انسان کے گناہوں کے کفارہ کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ (کنوز الحقائق)

یعنی اگر انسان سچے دل اور تقویٰ سے رمضان کی عبادات بجالائے تو رمضان ایسے پاکیزہ اثرات اور نیک عادات پیدا کر جاتا ہے جو گناہوں کے کفارہ کا ذریعہ ہو جاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود ماہ رمضان کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"شَھْرُ رَمَضَانَ ...... سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلّی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلّی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص256)

بیمار اور مسافر کے لئے رخصت

قرآن شریف میں مریض اور مسافر کو بیماری یا سفر میں روزوں کی رخصت دے کر سال کے دوسرے دنوں میں ناغہ شدہ روزے مکمل کرنے کی ہدایت ہے۔ (البقرہ:183) حضرت مسیح موعود نے اس سلسلہ میں کیا خوبصورت راہنمائی فرمائی ہے:۔ "اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ انسان دعا کرے کہ الٰہی! یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہ جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا"۔

(ملفوظات جلد چہارم ص228)

بسا اوقات بیماری میں روزہ رکھنے یا اس کے بہانہ سے ناغہ کرنے میں افراط وتفریط سے کام لیا جاتا ہے۔ دونوں لحاظ سے اعتدال ضروری ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

روزہ کے بارہ میں شریعت نے نہایت تاکید کی ہے اور جہاں اس کے متعلق حد سے زیادہ تشدد ناجائز ہے وہاں حد سے زیادہ نرمی بھی ناجائز ہے۔ پس نہ تو اتنی سختی کرنی چاہئے کہ جان تک چلی جائے اور نہ اتنی نرمی کرنی چاہئے کہ شریعت کے احکام کی ہتک ہو اور ذمہ داری کو بہانوں سے ٹال دیا جائے۔ میں نے دیکھا ہے کہ کئی لوگ محض کمزوری کے بہانہ کی وجہ سے روزے نہیں رکھتے۔ اسی طرح بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں روزہ رکھنے سے ضعف ہو جاتا ہے۔ مگر یہ بھی کوئی دلیل نہیں صرف اس ضعف کی وجہ سے روزہ چھوڑنا جائز ہے جس میں ڈاکٹر روزہ رکھنے سے منع کرے۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص386)

سفر میں روزہ کے متعلق احادیث سے پتا چلتا ہے کہ روزے فرض ہونے کے بعد ابتدائی زمانہ میں رسول کریمؐ اور صحابہ سفر میں روزہ رکھ لیتے۔ 8ھ میں فتح مکہ تک یہی صورت تھی۔ حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ آنحضرتؐ سفر فتح مکہ میں کدید مقام تک روزے رکھتے رہے۔ اس کے بعد روزے نہیں رکھے اور صحابہؓ رسول اللہ ﷺ کی آخری سنت کو ہی قابل عمل قرار دیتے تھے۔ (مسلم کتاب الصیام)

اس کے بعد آنحضرتؐ نے یہ مضمون مزید واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ نیکی کی بات نہیں کہ تم سفر میں روزہ رکھو۔ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی اس رخصت سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے جو اس نے تم کو عطا کی ہے۔ پس اس رخصت کو قبول کرو۔ آنحضرتؐ خود مسافر کا روزہ کھلوا دیا کرتے تھے حضرت عمرو بن امیہ ضمریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر سے واپسی پر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھانے کا انتظار کرو۔ میں نے کہا حضور! مجھے روزہ ہے۔ آپؐ نے ازراہ محبت فرمایا ادھر میرے قریب آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ مسافر کو اللہ تعالیٰ نے روزہ سے رخصت دی ہے اور آدھی نماز بھی اسے معاف کی ہے۔

(نسائی کتاب الصوم)

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ جس شخص کے پاس سواری ہو جو اسے ایسے ٹھکانے پر پہنچا دے جہاں وہ سیر ہو کر کھانا کھا سکے تو وہ جہاں اور جس حالت میں بھی رمضان کا مہینہ پائے اس کے روزے رکھے۔ (ابوداؤد کتاب الصوم)

آیات قرآنیہ احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود وخلفاء سلسلہ کی روشنی میں مجلس افتاء کی حسب ذیل سفارش حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے منظور فرمائی:۔

(1) حضرت مسیح موعود نے بیماری اور سفر میں روزہ رکھنے کو حکم عدولی قرار دیا ہے۔ حضور کا یہ فیصلہ حکم قرآنی پر مبنی ہے اور احادیث نبویہ کے مجموعی مفہوم سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے سفر کی حالت میں رمضان میں روزہ رکھنے والوں کو نافرمان قرار دیا ہے۔ جن احادیث سے رخصت معلوم ہوتی ہے ان سے پہلے کی ہیں۔

(2) حضرت مسیح موعود نے باہر سے آنے والے احمدیوں کے لئے قادیان کو وطن ثانی قرار دیا ہے اس لئے وہ وہاں قیام کے دوران میں روزہ رکھ سکتے ہیں اور اگر نہ رکھیں تب بھی جائز ہے۔ (3) وطن ثانی کی طرف سفر بھی سفر ہی ہے اس لئے روزہ رکھنا جائز نہیں۔ حضرت مسیح موعود کے زمانہ کا تعامل اسی کی تائید کرتا ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود نے افطاری کے وقت سے پہلے قادیان آنے والے روزہ داروں کا روزہ کھلوا دیا تھا۔ (4) نفلی روزہ سفر کی حالت میں جائز ہے۔ (5) وہ تمام لوگ جن کی ڈیوٹی ہی سفر سے متعلق ہو۔ جیسے ریلوے گارڈ۔ ڈرائیور۔ پائلٹ۔ سفری ایجنٹ۔ دیہاتی ہرکارے وغیرہ مقیم کے حکم میں ہوں گے اور رمضان کے روزے رکھیں گے۔

مزید برآں سفر میں روزہ کی چار صورتیں ہو سکتی ہیں ان میں حسب ذیل طریق اختیار کیا جا سکتا ہے:

(1) سحری کے بعد گھر سے سفر شروع ہوا اور افطاری سے پہلے ختم ہونے کا ظنّ غالب ہو تو وہ روزہ رکھا جا سکتا ہے کیونکہ یہ روزہ کے لحاظ سے سفر نہیں اور روزہ میں ایسا معمولی سفر کیا جا سکے تو حرج نہیں۔

(2) اگر سفر جاری ہے پیدل یا سواری پر روزہ نہ رکھے۔ (3) سفر میں دن بھر کسی جگہ قیام ہے تو روزہ رکھا جا سکتا ہے یعنی رکھنے اور نہ رکھنے دونوں کی اجازت ہے۔ (4) کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنا ہو تو وہاں سحری کا انتظام کیا جائے اور روزہ رکھا جائے۔ (الفضل 14؍جنوری 1966)

نقض صوم کا کفارہ اور فوت شدہ روزوں کی قضا

ایک عاقل و بالغ شخص جس پر روزہ فرض ہے کسی حقیقی عذر کے بغیر جان بوجھ کر فرض روزہ توڑتا ہے تو احترام روزہ کی مناسبت سے اس کا کوئی کفارہ ہونا چاہئے۔ چنانچہ ایسے شخص کے لئے یہ کفارہ مقرر ہے کہ وہ ایک غلام آزاد کرے اگر غلام آزاد کرنے کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے اور اگر صحت روزے رکھنے کی بھی اجازت نہ دیتی ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ فرض روزہ توڑنے کا یہ کفارہ ایسی صورت میں ہے جب انسان بغیر کسی عذر اور مجبوری کے جان بوجھ کر روزہ توڑ دے۔ لیکن اگر کسی حقیقی عذر سے روزہ کھولنا پڑا تو اس روزہ کی قضاء ضروری ہے اس کے بدلے ایک روزہ رکھ لیا جائے۔ کفارہ ضروری نہیں۔ جو مسافر یا مریض رمضان میں روزہ نہ رکھ سکے وہ سال کے دوران اگلے رمضان تک کسی وقت بھی روزے پورے کرنے مناسب ہیں کیونکہ زندگی کا اعتبار نہیں اور نامعلوم آئندہ رمضان میں اور روزوں کا قرض سر چڑھ جائے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرے رمضان کے جو روزے بوجہ عذر رہ گئے ہوئے تھے میں شعبان میں ادا کر لیا کرتی تھی کیونکہ رسول اللہ ﷺ ان ایام میں زیادہ روزے رکھتے تھے۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ قضا کے روزے مسلسل رکھے جائیں بلکہ جیسے توفیق ملے وقفہ وقفہ سے بھی یہ روزے رکھے جا سکتے ہیں۔

(بخاری کتاب الصوم)

برکات رمضان

حدیث قدسی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ روزہ اور اس کے اجر و ثواب کا تعلق بھی میری ذات سے ہے اور اس کا اجر بے حد و حساب ہے جو میں ہی جانتا ہوں اس لئے میں خود یعنی بغیر کسی واسطہ کے اس کی جزا اپنے بندہ کو دوں گا۔ (بخاری کتاب الصوم)

ایک حدیث میں ہے کہ بغیر کسی ریاء کے روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس کی جزا بن جاتا ہوں۔

(جامع الصغیر للسیوطی)

روزہ کی برکات بیان کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جسے "ریان" کہتے ہیں (جس کے معنی ہیں بہت سیراب کرنے والا) اس میں سے روزہ دار قیامت کے دن جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے علاوہ کوئی اور اس دروازے سے داخل نہیں ہو سکے گا۔ اس دن اعلان ہوگا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ تب روزہ دار کھڑے ہوں گے اور اس دروازے سے ان کے علاوہ اور کوئی داخل نہ ہوگا۔ پھر جب وہ داخل ہو جائیں گے تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔

(بخاری کتاب الصوم)

اہل جنت کے باب ریّان سے داخلہ ان کی روحانی سیری سے بھی تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ یعنی روزہ کی عبادات کے نتیجہ میں روحانی انوار و برکات کا کثرت سے نزول ان پر ہوگا۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ رمضان کے مہینہ میں عام معمول سے بھی زیادہ سب سے بڑھ کر سخاوت فرماتے تھے اور جبریل رمضان میں ہر رات آپؐ سے آ کر ملاقات کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آنحضرتؐ کی وفات ہو گئی۔ نبی اکرمؐ جبریلؑ کو قرآن سناتے تھے اور دوسری روایت میں ہے کہ جبریلؑ تمام قرآن کریم کا آپ کے ساتھ مل کر دور کیا کرتے تھے۔ (یعنی ایک دوسرے کو قرآن سناتے تھے) ان دنوں رسول کریمؐ بارش لانے والی ہوا سے بھی اپنی نیکیوں اور جود و کرم میں بڑھ جاتے تھے۔ (بخاری کتاب الصوم)

رمضان اور دعا

احکام رمضان کے ضمن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے قریب ہونے اور ان کی دعائیں قبول کرنے کا ذکر فرمایا ہے بشرطیکہ وہ بھی اس پر کامل ایمان لا کر احکام ربّانی پر لبیک کہیں۔ تہجد تو دعاؤں کی قبولیت کا سب سے بہتر وقت ہوتا ہے۔ پھر نمازوں اور نوافل کے علاوہ روزہ کے افطار کا وقت بھی قبولیت کا ہوتا ہے۔ پس روزہ کی افطاری کے وقت بہت بابرکت گھڑی ہوتی ہے حدیث میں آیا ہے کہ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اسے افطاری کے وقت حاصل ہوتی ہے اور دوسری اس وقت ہوتی ہے جب روزہ کی وجہ سے خدا سے اس کا لقاء ہوگا۔ (بخاری کتاب الصوم)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر

افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو (آگ سے) آزاد اور بری فرماتا ہے اور یہ (عمل) روزانہ شام کو ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ کتاب الصوم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ افطاری کے وقت ایسی ایک ایسی دعا ہے جو رد نہیں کی جاتی۔

(ابن ماجہ کتاب الصوم)

اس لئے افطاری کے وقت کے بابرکت لمحات کو ضائع نہیں کرنا چاہئے بلکہ قبولیت دعا کے اس وقت میں دعائیں کرنی چاہئیں۔ کیا اچھا ہو کہ انسان روزہ افطار ہونے سے چند منٹ قبل وضو کر کے تخلیہ میں بیٹھ کر اپنے خدا سے اپنی مرادیں مانگے۔ رسول کریم ﷺ سے افطار کے وقت میں ایک یہ عمدہ دعا پڑھنی بھی ثابت ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ ....

(مستدرک حاکم کتاب الصوم)

کہ اے اللہ میں تجھ سے تیری اس رحمت کا واسطہ دے کر جو ہر شے پر حاوی ہے دعا کرتا ہوں کہ تو مجھے میرے گناہ بخش دے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

’’اسی طرح دعا کے قبول ہونے کے اوقات بھی ہیں۔ لیکن وہ ظاہری سامانوں کی حد بندیوں کے نیچے نہیں ہوتے بلکہ وہ انسانی قلوب کی خاص حالتوں اور کیفیات سے تعلق رکھتے ہیں جنہیں وہی انسان محسوس کر سکتا ہے جس پر وہ حالت وارد ہو پس رمضان کا مہینہ دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ نہایت گہرا تعلق رکھتا ہے یہی وہ مہینہ ہے جس میں دعا کرنے والے کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قریبٌ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں اگر وہ قریب ہونے پر بھی نہ مل سکے تو اور کب مل سکے گا‘‘۔

(تفسیر کبیر جلد2 ص409,408)

رمضان اور تہجد

حضرت عائشہؓ سے ایک دفعہ پوچھا گیا کہ آنحضرتؐ رمضان المبارک میں رات کو کیسے عبادت فرماتے تھے۔ فرمایا آنحضرتؐ رمضان اور رمضان کے علاوہ ایام میں گیارہ رکعتوں سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔ پہلے آپ چار رکعتیں پڑھتے۔ مگر ان رکعتوں کے حسن اور لمبائی کے متعلق نہ پوچھ۔ یعنی میرے پاس الفاظ نہیں کہ آنحضرتؐ کی اس لمبی نماز کی خوبصورتی بیان کروں۔ پھر ایسی ہی لمبی اور خوبصورت چار رکعت اور ادا فرماتے تھے اور پھر تین وتر آخر میں پڑھتے تھے۔ یعنی کل گیارہ رکعات۔

(بخاری کتاب التہجد)

رسول کریمؐ نوافل میں خصوصیت سے قرآن شریف کی تلاوت اور دعاؤں پر زور دیتے تھے۔

آپ نے رمضان میں تین دفعہ باجماعت نوافل ادا کئے پھر چوتھے دن اس لئے تشریف نہیں لائے کہ یہ عبادت امت پر فرض کی طرح نہ ہو جائے۔

(بخاری کتاب الصوم)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے رمضان کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

میرے خیال میں ماہ رمضان میں ایک تو روزوں کا حکم ہے۔ دوسرے حسب طاقت دوسرے کو کھانا کھلانے کا۔ تیسرے تدارس قرآن کا۔ چوتھے قیام رمضان کا یعنی نماز میں معمول سے زیادہ کوشش کرنا۔ صحابہ میں تین طریقے قیام رمضان کے رائج تھے۔ بعض تو بیس رکعتیں باجماعت پڑھتے تھے۔ بعض آٹھ رکعتیں اور بعض صرف تہجد گھر میں پڑھ لیتے۔

اس پر نو وارد نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے تو نماز تراویح کا پڑھنا تین چار دن سے زیادہ ثابت نہیں ہوتا اس لئے بعض لوگ اسے بدعت عمرؓ کہتے ہیں حضرت حکیم الامت نے فرمایا: ’’خواہ آنحضرتؐ نے صرف ایک دن ہی نماز تراویح پڑھی ہو اول سنت تو ہوگئی۔ دوم نہ کرنے سے سنت تو نہیں ٹوٹتی۔ (مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ص176 حاشیہ)

آخری عشرہ، اعتکاف اور لیلۃ القدر

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے تھے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ اعتکاف کرنے والا گناہوں سے کنارہ کشی کر لیتا ہے اور مسجد میں بیٹھا رہنے کی وجہ سے اپنی جن نیکیوں سے وہ محروم رہتا ہے ان کا اجر بھی اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے۔

(ابن ماجہ کتاب الصوم)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ (رمضان کے) آخری عشرہ میں داخل ہوتے تو کمر ہمت کس لیتے اور اپنی رات کو (عبادت میں شب بیداری سے) زندہ کرتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔ (بخاری کتاب الاعتکاف)

آپؐ فجر کی نماز کے بعد (بیسویں رمضان کو) اپنے خیمہ اعتکاف میں تشریف لے جاتے۔

(ابوداؤد کتاب الصوم)

حضرت عائشہؓ کی ہی ایک اور روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں عبادات میں جتنی کوشش و محنت اور مجاہدہ فرماتے تھے وہ جدوجہد اس کے علاوہ ایام میں کبھی نہیں دیکھی گئی۔ (ابن ماجہ کتاب الصوم)

اسی طرح آپؓ فرماتی تھیں کہ معتکف کے لئے سنت یہ ہے کہ نہ وہ مریض کی عیادت کرنے جائے، نہ جنازہ میں جا کر شریک ہو نہ بیوی سے تعلقات قائم کرے اور نہ ہی سوائے مجبوری کے کسی اور کام سے باہر نکلے اور اعتکاف روزہ کے ساتھ جامع مسجد میں ہونا چاہئے۔

(ابوداؤد کتاب الصوم)

نیز آپؓ فرماتی تھیں کہ رسول کریم ﷺ سوائے حاجت ضروریہ کے اعتکاف کے ایام میں گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے۔

(بخاری کتاب الاعتکاف)

آخری عشرہ میں آنحضرتؐ اعتکاف بھی فرماتے تھے اور لیلۃ القدر کی تلاش میں راتیں بھی زندہ کرتے تھے۔ رمضان المبارک کے اس آخری عشرہ کی ایک اور برکت آنحضرتؐ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ رمضان کی آخری رات میں میری امت کی مغفرت ہوتی ہے۔ آپؐ سے پوچھا گیا اے خدا کے رسولؐ! کیا رمضان کی آخری رات لیلۃ القدر ہوتی ہے فرمایا نہیں بلکہ عمل کرنے والا جب عمل سے فارغ ہوتا ہے تو اس وقت اسے اس کا اجر دیا جاتا ہے (اور یہ مغفرت اس کا اجر ہے)۔

(مسند احمد جلد2 ص292)

نیز فرمایا: ’’جس شخص کو لیلۃ القدر میں کامل ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے عبادت کرنے کی توفیق ملے تو اس کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں‘‘۔ (بخاری کتاب الصوم)

ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول اگر مجھے پتہ چل جائے کہ کون سی رات لیلۃ القدر ہے تو میں اس میں کیا دعا کروں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا یہ دعا کرو۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ ....

(ترمذی و ابن ماجہ کتاب الصوم)

کہ اے اللہ یقیناً تو تو بہت معاف کرنے والا باعزت ہے تو عفو کو پسند کرتا ہے پس تو مجھے معاف کر۔ رمضان کے مجاہدہ اور اس بابرکت رات سے محرومی بہت بڑی محرومی ہے۔ ایک رمضان کے موقع پر رسول کریم ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا یہ مہینہ تمہارے پاس آیا ہے اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ جو شخص اس رات سے فائدہ نہ اٹھا سکا وہ تمام خیر سے محروم ہوا اور اس کی خیر و برکت سے سوائے محروم انسان کے کوئی خالی نہیں رہتا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں برکات رمضان سے کماحقہ فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆..........☆..........☆

بسلسلہ ترویج و اشاعت اردو

بہاول پور میں اردو شاعری

محترم حیات میرٹھی مصنف ’’نقوش رفتگاں‘‘ اپنی کتاب کے صفحہ 19,18 پر بہاول پور میں اردو شاعری کے عنوان سے تحریر فرماتے ہیں۔

’’بہاول پور میں آج سے ایک صدی قبل اردو زبان نہ تو نثر میں کوئی مقام رکھتی تھی اور نہ ہی شاعری میں اس کو اہمیت حاصل تھی۔ انیسویں صدی کے وسط تک تمام سرکاری و غیر سرکاری خط و کتابت فارسی زبان میں ہوا کرتی تھی اور عام بول چال میں یہاں کی علاقائی زبان سرائیکی جسے ملتانی بولی بھی کہا جاتا ہے رائج تھی۔

نواب بہاول خان عباسی ثالث کے زمانہ حکومت (1825ء تا 1852ء) میں اردو زبان کی حد تک خط و کتابت میں داخل ہوئی۔ لیکن فارسی کی مقبولیت اور استعمال میں کوئی نمایاں فرق نہ آیا۔ تحریک آزادی 1857ء کی ناکامی کے بعد ردعمل کے طور پر پورے ملک میں خصوصاً دلی اور اس کے قرب و جوار میں جو ناگزیر حالات پیدا ہوگئے ان کے سبب اکثر ذی علم اور باکمال شخصیتوں نے اپنے مستقبل کی روشنی تلاش کرنے کے لئے دیسی ریاستوں کا رخ کیا اور اس پُرآشوب دور میں والیان ریاست کے دربار ہی ہو سکتے تھے جہاں ایسے لوگوں کی کسی حد تک قدر افزائی ہو سکے۔ اسی انقلاب آفریں دور میں فکر معاش میں بھٹکنے والوں کے کچھ قافلے بہاول پور تک بھی آ پہنچے اور یہ قافلے بہت سی ایسی شخصیتوں کو بھی ہمراہ لائے جن کا شمار اہل علم و اہل سخن حضرات میں کیا جاتا تھا۔ اس طرح بہاول پور کی علمی و ادبی فضا جو اردو زبان کی مٹھاس سے کسی حد تک پہلے ہی متاثر تھی اور زیادہ متاثر ہوگئی اور آہستہ آہستہ یہ زبان اپنی پیشرو زبان فارسی کی طرح مقبول عام ہوگئی۔ اردو کی اس بڑھتی ہوئی مقبولیت کے پیش نظر حکومت بہاول پور نے 1866ء میں اردو کے پہلے جریدہ ’’صادق الاخبار‘‘ کا اجراء کیا۔ یہی وہ پہلا جریدہ تھا جو ایک طویل عرصہ تک تنہا مسافر کی حیثیت سے سابق ریاست کے گوشہ گوشہ میں اردو زبان و ادب کے چراغ روشن کرتا رہا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ 1923ء تک بہاولپور میں کوئی عوامی جریدہ نہ تھا جو اردو کی ترویج و اشاعت میں مددگار ثابت ہوتا۔

1924ء میں بہاول پور سے سب سے پہلے عوامی جریدہ ’’لالہ صحرا‘‘ کا اجراء ہوا۔ اس کے سرپرست مخدوم سید مبارک شاہ صاحب نجر پوری اور ایڈیٹر ہندوستان کے مشہور ادیب و شاعر جناب روشن صدیقی جوالا پوری تھے۔

1879ء میں صادق الاخبار کی ادارت کے فرائض حافظ عبدالقدوس قدسی سہارنپوری کے سپرد کئے گئے۔ قدسی صاحب کی ادارت کا دور ہی دراصل بہاول پور میں اردو شاعری کا دور اول کہا جا سکتا ہے۔ قدسی ہی کی شخصیت کو یہ شرف حاصل ہے کہ انہوں نے بہاول پور میں اردو مذاق سخن پیدا کرنے کا نہ صرف آغاز کیا بلکہ اس کو فروغ دینے کے لئے بیش بہا خدمات انجام دیں۔ جس کا بین ثبوت یہ ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کا حلقہ تلامذہ کافی وسیع ہو گیا تھا۔

(نقوش رفتگاں ص19,18)

(ارسال کردہ: محمد اکرم عمر صاحب)

مکرم ناصر احمد ڈوگر صاحب

حضرت مسیح موعود کی تصنیف ’’سیرۃ الابدال‘‘

مصلحین کی صفات اور اہل اللہ کی خصوصیات

تعارف

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس سیرۃ الابدال کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

عربی زبان میں یہ کتاب دسمبر 1903ء کی تصنیف ہے اور اپنے مضمون میں یہ رسالہ علامات المقربین کا ہی تسلسل ہے۔ اس کتاب میں بھی حضور نے مامورین و مصلحین ربانی کی جملہ صفات، اخلاق عالیہ اور برکات کی تفصیل بیان فرمائی ہے جو مامورین کی صداقت کا ابدی معیار ہیں اور یہ تمام حضور کی اپنی ذات میں بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں سیرۃ الابدال عربی زبان کا ایک بے نظیر شاہکار ہے جو اپنی فصاحت و بلاغت اور محاسن لفظی و معنوی میں بے مثل ہے۔ (روحانی خزائن جلد 20)

خلاصہ

حضرت مسیح موعود نے سیرۃ الابدال میں جو کچھ رقم فرمایا ہے اس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

میں اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ وحی کا تمہارے پاس ذکر کرتا ہوں میں اس وحی کی پیروی کرتا ہوں اور کسی کی پرواہ نہیں کرتا جو کوئی سورۃ النور، سورۃ فاتحہ اور سورۃ مائدہ پر غور کرے گا وہ میری صداقت کا گواہ بن جائے گا۔ میں مسیح موعود ہوں اور تقویٰ پر قائم کرنے کے لئے آیا ہوں۔ تقویٰ کے بغیر کوئی ولی نہیں بنتا۔ جو لوگ شیطانی مفاسد کے وقت بھیجے جاتے ہیں وہ متقیوں میں سے ہی ہوتے ہیں اور ان کی مندرجہ ذیل علامات ہیں۔

1۔ جب دنیا میں گمراہی کا اندھیرا زمانے پر محیط ہو جاتا ہے تب وہ مبعوث ہوتے ہیں جبکہ شرف انسانی باقی نہیں رہتا اور سؤروں (جیسے لوگوں) اور حیوان صفت لوگوں کی کثرت ہو جاتی ہے۔

2۔ دنیا کے کسی بھی شخص کا رعب و دبدبہ ان کے دلوں پر اثر انداز نہیں ہوتا وہ ایسے ہر شخص کو کیڑے کی مانند سمجھتے ہیں جو حق کی مخالفت میں اپنا رعب و دبدبہ استعمال کرتا ہے۔ یہ لوگ خدا کے آستانہ پر پڑے رہتے ہیں اور ہر امر میں اس کو ترجیح دیتے ہیں۔ جس شخص کو بوجھ نے دبا رکھا ہو اس کی مدد کرتے ہیں اور جو بوجھ تلے جھکا ہوا اس تک مدد کے لئے خود پہنچتے ہیں اور اسے کسی بھی امیر شخص کے مقابلے میں حقیر نہیں سمجھتے اور ایسا وہ انسانی ہمدردی اور خدا کے حکم کی اطاعت کے جذبہ کے تحت کرتے ہیں۔

3۔ وہ خدا کے ساتھ تعلق اور قرب کو لوگوں کے فائدہ اور بھلائی کے لئے استعمال کرتے ہیں اور اس تعلق میں مزید بلندی حاصل کرتے رہتے ہیں لیکن دنیا اس تعلق کو نہیں سمجھتی۔ وہ اپنے آپ کو خدا کی ناپسندیدہ باتوں سے علیحدہ کر لیتے ہیں۔ آگ میں ڈالے جائیں تو جلتے نہیں۔ حق کا انکار نہیں کرتے خواہ ٹکڑے ٹکڑے کئے جائیں۔ اللہ پر توکل کرتے ہیں اور دنیا کو ایک مرے ہوئے کیڑے کی مانند گمان کرتے ہیں۔

4۔ وہ بظاہر ناامیدی اور ناموافق اور مخالف حالات میں اپنے اقبال اور فتح کی پیشگوئیاں کرتے ہیں جس پر مخالفین ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں اور ان کو ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں لیکن انجام کار مخالفین ناکامی کا منہ دیکھتے ہیں اور یہ لوگ کامیابی کا۔

5۔ وہ اللہ کی راہ میں تیزی سے سفر کرتے ہیں اور دنیا سے کراہت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ لوگوں کے اخلاق حسنہ اور اخلاق سیئہ ظاہر کرتے ہیں اور اس طرح اس بارش سے مشابہ ہوتے ہیں جو زمین کے اچھے اور برے خواص ظاہر کرتی ہے۔

6۔ وہ ثابت قدمی اور استقامت کے اعلیٰ درجہ پر قائم ہوتے ہیں۔ دنیا کی شدید مخالفتوں اور حملوں کے باوجود خدا کے ساتھ تعلق اور اس کی اطاعت کسی قسم کی لغزش اور کمی نہیں آنے دیتے اور صبر کرتے رہتے ہیں۔

7۔ وہ ایسے زمانے میں مبعوث ہوتے ہیں جب ہر اچھی چیز میں انحطاط اور تنزل آ جاتا ہے اور زمانہ ایسے درخت کی مانند ہو جاتا ہے جس کی کوئی شاخ سرسبز نہ ہو لیکن وہ مخلوق خدا پر ناراض نہیں ہوتے۔ ایسی حالت زمانہ پر اندر ہی اندر غم محسوس کرتے ہیں اور جاہلوں سے بھی عفو کا سلوک کرتے ہیں لیکن بزدلی نام کو بھی نہیں ہوتی۔ بہت بہادر ہوتے ہیں۔ ظلم و گمراہی پر صلح کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ صرف خدا کا خوف رکھتے ہیں۔ اسی سے مدد کے طلبگار ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ شیطان بھاگ جاتا ہے اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے۔

8۔ ان کی بصیرت بہت تیز ہوتی ہے۔ منافقین کو پہچانتے ہیں۔ ان میں غنائے نفسی ہوتی ہے۔ یہ منافقین کی طرف جھکتے نہیں لیکن ان کے لئے آنسو بہاتے ہیں۔

9۔ ان پر اللہ تعالیٰ کی مشیت سے تکالیف اور مصائب کے پہاڑ گرتے ہیں گویا وہ انہیں ہلاک کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ ایسے حالات کی بھی انہیں قبل از وقت خبر دے دیتا ہے۔

10۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مظفر و منصور ہوتے ہیں۔ دنیا میں بھی ان کی قبولیت پھیلتی ہے اور دیکھنے والے پہچان لیتے ہیں کہ اللہ ان کے ساتھ ہے نہ کہ ان کے مخالفین کے ساتھ۔

11۔ ان کے بارہ میں بیوقوف لوگ بدظنی کرتے ہیں لیکن یہ ان کی بدظنی سے غمگین نہیں ہوتے۔ یہ لوگ بھی اسی چشمہ سے پانی پیتے ہیں جس سے انبیاء پیتے ہیں۔ یہ مصیبت کے وقت اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کر دیتے ہیں۔ وہ ایسے درخت کی سرسبز شاخیں ہیں کہ جو ان کو کاٹنے کی کوشش کرے۔ اللہ اسے کاٹ دیتا ہے اور جو ان کی حفاظت کرے اللہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔

12۔ وہ اپنے علوم طالبان حق کے دلوں میں ڈالتے ہیں اور ان کی اس طرح تربیت اور پرورش کرتے ہیں جس طرح پرندہ اپنے بچے کی کرتا ہے۔ لیکن اپنے آپ کو پھر بھی کچھ نہیں سمجھتے اور اپنے نفسوں کو مزید پاک سے پاک کرتے ہیں اور نہیں مرتے جب تک کہ اپنے پیچھے اچھے جانشین نہ چھوڑ جائیں۔

13۔ اللہ تعالیٰ ان کی تکالیف اور گھبراہٹ کو دور کرتا ہے۔ ان کے چہرے ہر وقت چمکتے ہیں۔ وہ ایسے اخلاق اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے جاتے ہیں جن میں کوئی دوسرا ان کا شریک نہیں ہوتا۔

14۔ وہ خدا سے کبھی غافل نہیں ہوتے۔ اس کی یاد اور محبت کو شربت شیریں خیال کرتے ہیں۔ ہر وقت اس کی رضا کے متلاشی رہتے ہیں۔ دنیا کے طالب نہیں ہوتے لیکن اللہ تعالیٰ انہیں ایسی تنگی معیشت کی تکلیف بھی نہیں دیتا جس سے اس کی رضا کا حصول نہ ہو۔

15۔ وہ ایک کمزور بچے کی مانند نشوونما پاتے ہیں۔ وہ اس وقت ظاہر ہوتے ہیں جب سچائی اکھڑے ہوئے درخت کی طرح ہو جاتی ہے کثرت فتن ان کا ارہاص ہوتی ہے۔ اچھی اور سعید روحیں ان کی طرف آتی ہیں اور طالبان دنیا، دنیا کو معبود بنانے کی وجہ سے ان سے اعراض کرتے ہیں اور یہ سعید روحیں بھی تیز دھوپ میں سایہ دار درخت کی طرح ہوتی ہیں۔ یہ دین کی مددگار ہوتی ہیں۔ ان کے اوپر سے بھی بشریت کا چھلکا اتر جاتا ہے اور یہ اللہ کے قرب سے فیضیاب ہوتی ہیں۔

16۔ ان کا حوض فیضان خشک نہیں ہوتا۔ ہر وقت اللہ کی طرف سے صاف پانی دیئے جاتے ہیں کیونکہ وہ اپنے نفس اللہ کے سپرد کر چکے ہوتے ہیں۔ اسے ذبح کر کے وہ اپنی نذر پوری کر چکے ہوتے ہیں یا پوری ہونے کے منتظر ہوتے ہیں۔ وہ ایسی پھلدار شاخ ہوتے ہیں۔ جس کی طرف مساکین آتے ہیں اور بغیر صدا اور بھیک مانگنے کے پھل حاصل کرتے ہیں۔

17۔ خدا تعالیٰ ان کے نفسوں میں مکمل معرفت اور تقویٰ پیدا کرتا ہے وہ خدا کی محبت سے بھر جاتے ہیں۔ تواضع اور عاجزی کا پیکر ہوتے ہیں لیکن ظالموں سے ڈرتے بھی نہیں اور ان کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے۔

18۔ دنیا ان کے فیض سے متمتع ہوتی ہے۔ لوگوں کے اندر تقویٰ پیدا ہوتا ہے اور ان کے گناہ دور ہوتے ہیں۔ ان (ابدال) سے محبت رکھنے میں نجات ہے اور قطع تعلق میں ہلاکت۔

19۔ وہ کبھی گرنے والے اور ناکام رہنے والے نہیں ہوتے لیکن اپنے نفس کی کوشش پر قناعت بھی نہیں کرتے۔ ناپائیدار زندگی کو دیکھ کر نیکی میں اپنے وارثان کے سے طالب ہوتے ہیں اور ان وارثان کے دلوں میں خدا کی محبت پیدا کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ابتلاؤں میں سے گزرتے ہیں۔

20۔ وہ خدا کی لقاء کے لئے جنت کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ پرندوں کے گوشت وغیرہ کے لئے نہیں۔ طالبان حق کی اصلاح اس طرح کرتے ہیں جس طرح مرغی انڈے سیتی ہے۔ متقی انہیں قبول کرتے ہیں اور دانستہ طور پر برائی کی طرف دوڑنے والوں پر ان کے گھر حرام کئے گئے ہیں۔

21۔ وہ دنیا سے بھی اور دین سے بھی تقویٰ اور ثابت قدمی حاصل کرتے ہیں اور غیر اللہ سے بالکل قطع تعلق اختیار کر لیتے ہیں۔ شیطان ان تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا، نفسانی خواہشات سے جنگ آزما رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں غیر اللہ سے دوری اور اللہ کی طرف حسن رفتار کی توفیق عطا کرتا ہے تاکہ لوگ جان لیں کہ وہ سچے ہیں۔

22۔ ان کی خاص علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ بشریت کی گندگیوں سے پاک کئے جاتے ہیں اس لئے ان کا مقام فرشتوں سے بھی بلند ہوتا ہے۔ خدا کی محبت ان کا طعام بن جاتا ہے جس کی طرف وہ دوسروں کو بھی دعوت دیتے ہیں۔

23۔ وہ فتنوں کے تلاطم سے نہیں ڈرتے۔ ابتلاؤں کے سمندروں کو کشتیوں کی طرح پار کرتے ہیں۔ بے داغ تقویٰ کی تلاش میں رہتے ہیں۔ جو ان کی طرف آئے وہ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جاتا ہے اور خدا کا فرمانبردار ہو جاتا ہے۔

24۔ وہ اصلاح کے فریضہ کو اپنے اعمال سے مزین کرتے ہیں۔ ہر تنقیح طلب امر کی تہہ تک پہنچتے ہیں جس کو جاہل برا کہیں اس کو فوراً برا نہیں کہتے جب تک تحقیق نہ کر لیں۔ غفلت کی زندگی نہیں گزارتے بلکہ آخرت کے بازار کی بھلائیاں جمع کرتے ہیں۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم فلاح الدین صاحب مربی سلسلہ کوٹلی آزاد کشمیر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ مبشرہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم وقاص احمد صاحب ڈنمارک کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے 5 جولائی 2014ء کو ایک بیٹی اور ایک بیٹے کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرماتے ہوئے اوصاف احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمود علی صاحب مرحوم آف شاہدرہ حال کینیڈا کا نواسہ اور مکرم عبدالمجید سالک صاحب حلقہ راجگڑھ لاہور کا پوتا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور خلافت کا وفا شعار بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد کریم ظفر صاحب کارکن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ ہاجرہ بیگم طاہرہ صاحبہ اہلیہ محترم پروفیسر محمد عثمان صدیقی صاحب سابق مربی سلسلہ اٹلی و مغربی افریقہ مورخہ 25 مئی 2014ء کو بعمر تقریباً 89 سال طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ مورخہ 28 مئی 2014ء کو احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ دارالفضل ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم منصور احمد مبشر صاحب مربی سلسلہ دفتر وقف جدید ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعائیں کرنے والی، متقی، کم گو، ہر قسم کے حالات میں صبر وشکر اور حوصلے سے کام لینے والی، سادہ طبیعت اور دیگر اوصاف حمیدہ کی حامل تھیں۔ آپ نے بیماری کا صبر سے مقابلہ کیا اور کبھی بھی اپنی تکلیف کا اظہار نہیں کیا۔ ہر مشکل کا ہمت اور جوانمردی سے مقابلہ کیا۔ آپ کو قرآن کریم کے ساتھ عشق تھا۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتی تھیں۔ رمضان المبارک میں تو کئی مرتبہ قرآن کریم کا دور مکمل کیا کرتی تھیں۔ روزنامہ الفضل اور دیگر جماعتی کتب کا شوق سے مطالعہ کرنا آپ کا معمول تھا۔ خلافت کے ساتھ آپ کو عشق تھا۔ خلیفۂ وقت کے خطبات باقاعدگی سے سنتی تھیں اور خطبہ شروع ہونے سے پہلے ہی ٹی۔وی کے سامنے آکر بیٹھ جایا کرتی تھیں MTA کے باقی پروگرامز، جن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی مجالس عرفان قابل ذکر ہیں، دلچسپی سے سنتی تھیں۔ خلیفۂ وقت کی طرف سے جب بھی کوئی مالی تحریک ہوتی تو اس پر لبیک کہتیں اور جب بھی کوئی دعا کی تحریک ہوتی تو اسی وقت زیرلب دعا میں مصروف ہو جاتیں۔ آپ چندہ جات میں باقاعدہ تھیں۔ تمام چندہ جات سال کے شروع میں ہی ادا کر دیا کرتی تھیں۔ آپ کو کئی مرتبہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی، خاص طور پر جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع 1991ء میں قادیان میں تشریف لے گئے تھے۔

آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے خاکسار، مکرم خلیل احمد بشیر صاحب جرمنی اور ایک بیٹی مکرمہ نعیمہ فرحت صاحبہ ربوہ کے علاوہ سات پوتے، پوتیاں اور ایک نواسہ یادگار چھوڑے ہیں۔

آخر میں خاکسار اپنے اور اپنے بہن، بھائی کی طرف سے تمام احباب کا تہہ دل سے مشکور ہے کہ جنہوں نے خود تشریف لاکر اور بذریعہ فون ہمارے ساتھ اظہار تعزیت کیا اور ہمارے اس غم میں برابر کے شریک ہوئے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے نیز احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ہمیں ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

گمشدہ گھڑی

مکرم ناصر احمد ملہی صاحب (ر) مربی سلسلہ دارالناصر نصیر آباد رحمٰن ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 9 جولائی 2014ء کو بعد افطاری دفاتر صدر انجمن احمدیہ سے ناصر آباد کی سڑک پر خطرناک موڑ تک خاکسار کی گھڑی سیکو فائیو آٹو میٹک جاپانی راستے میں کہیں گر گئی ہے۔ جس دوست کو ملے تو خاکسار کو پہنچا دیں یا اس فون نمبر پر اطلاع دیں۔ شکریہ
03349706211

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد
صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ 041-2614838
شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ 041-8549093
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن
بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

میرے بھائی عطاء القدوس ملہی صاحب

ر۔انجم

17 جنوری 2010ء کو پیارے بھائی عطاء القدوس ملہی ایک حادثہ میں وفات پاگئے آپ اس روز صبح دفتر جا رہے تھے۔

آپ بہت پیار کرنے والے بھائی اور پیار کرنے والے بیٹے تھے۔ آپ ہمدرد، ملنسار، خاموش طبع ومنکسرالمزاج، دوسروں کے دکھ درد میں کام آنے والے اور خلافت سے بے پناہ محبت کرنے والے انسان تھے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے نماز اور روزہ کی بہت پابندی کرتے تھے قرآن مجید کی تلاوت باقاعدگی سے کرتے تھے والدین کے ادب واحترام کا بہت خیال رکھتے اور ہم بہن بھائیوں سے بہت پیار کرتے تھے۔

آپ کو محلّہ میں زعیم خدام الاحمدیہ کے علاوہ مختلف تنظیمی عہدوں پر خدمات سرانجام دینے کی توفیق حاصل ہوئی۔ وفات سے قبل آپ وکالت مال اول تحریک جدید کے شعبہ کمپیوٹر میں خدمات سرانجام دے رہے تھے جب آپ زعیم تھے تو سست اور کمزور خدام واطفال کو دینی کاموں میں اپنے ساتھ ساتھ رکھتے اور ان کی حوصلہ افزائی کرتے بعض اوقات اپنی جیب میں سے بھی دینی کاموں پر خرچ کرنا پڑتا تو دریغ نہ کرتے بلکہ خوشی محسوس کرتے۔

بچپن سے ہی جماعتی سرگرمیوں میں بڑی دلچسپی رکھتے تھے اور ان میں حصہ لیتے رہے تقریر اور بیت بازی میں بڑا کمال حاصل تھا مختلف مقابلہ جات میں بہت سے انعامات آپ نے جیتے تھے۔

آپ کو 2007ء میں جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی بھی توفیق حاصل ہوئی اور وہاں بھی آپ ڈیوٹیاں دیتے رہے اس طرح MTA کے پروگرام بھی بڑے شوق سے دیکھتے اور سنتے تھے خاص طور پر سوال وجواب کی محفل آپ بڑے شوق سے سنتے تھے۔ آپ دوسروں کو تکلیف میں دیکھ کر بے چین ہو جاتے اگر کسی دوست کا پتہ چلتا کہ وہ بیمار ہیں تو ان کی تیمارداری کے لئے ضرور جاتے اسی طرح ایک دفعہ میں بیمار ہوگئی تو آپ میرے پاس بیٹھ کر میری صحت یابی کے لئے دعا کرتے رہے اور حضور کی خدمت میں دعائیہ خط بھی لکھا۔

آپ کو اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنے میں خوشی محسوس ہوتی اور اگر کسی دوسرے کا کوئی کام ہوتا تو اسے بھی بڑے شوق سے کرتے۔ بچے، بوڑھے، جوان غرضیکہ ہر عمر کے فرد کے ساتھ دوستی تھی۔ آپ اپنی وفات تک اپنے مرحوم دادا جان، دادی جان اور مرحوم بھائی مکرم نصراللہ خان صاحب ملہی مربی سلسلہ کا چندہ ادا کرتے رہے۔ گھر میں الفضل بڑے شوق سے لگوایا ہوا تھا اور اس کا مطالعہ باقاعدگی سے کرتے تھے اس کے علاوہ بھی کوئی نہ کوئی کتاب آپ کے زیر مطالعہ رہتی اور مجھے بھی پڑھنے کو دیتے۔ آپ بہت ہی عمدہ طبیعت کے مالک تھے ہر کام کو بڑے سلیقے سے کرتے تھے مجھے انگلش، اکنامکس اور میتھ آپ سے پڑھنے کا موقع ملا بہت ہی اچھے اور پیارے انداز میں سمجھاتے کہ بات ذہن نشین ہو جاتی جب میرے پیپر ہوتے تو میں اکثر آپ سے اہم سوالات پوچھتی تو آپ مجھے سمجھاتے۔

آپ کو قرآن مجید سے بہت ہی پیار تھا اس کی تلاوت روزانہ بڑے پیارے انداز میں کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ دو لفافے لائے اور مجھے کہا یہ دیکھو میں کیا لایا ہوں میں نے کھول کر دیکھا تو ایک میں تفسیر صغیر اور دوسرے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ترجمے والا قرآن تھا۔ میں بہت خوش ہوئی۔ آپ نے کہا اس میں سے جو تم چاہو وہ لے لو میں نے کہا ٹھیک ہے دونوں گھر میں ہی تو ہیں دونوں میں سے جس کی ضرورت ہوگی پڑھ لیا کروں گی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور آپ کی مغفرت فرمائے اور آپ کو اپنا پیار اور قرب عطا کرے اور ہم سب لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

موتیا بند کی تشخیص آسان

امراض چشم میں موتیا بند ایک عام بیماری ہے۔ یہ ہر سال تقریباً ڈیڑھ کروڑ انسانوں کو نشانہ بناتی ہے۔ امریکی یونیورسٹی، ایم آئی ٹی کے محققوں نے اب موتیا بند کی شناخت کے لئے انتہائی سستا آلہ، کیٹرا (Catra) ایجاد کیا ہے تاکہ اس مرض سے نمٹا جاسکے۔ آلے کی خوبی یہ ہے کہ عام موبائل فون کے ساتھ لگ کر چلتا ہے۔ چنانچہ یہ ان دور دراز دیہاتوں یا غریب علاقوں میں بھی کارآمد ہے۔ جہاں لوگوں کو ماہر امراض چشم کی سہولت حاصل نہیں۔

ہوتا یہ ہے کہ مریض سب سے پہلے آلے کے آئی پیس میں جھانکتا ہے۔ تب آنکھ کا عکس فون کی سکرین پر آجاتا ہے۔ پھر آلہ روشنی آنکھ میں پھینکتا ہے۔ اس وقت عکس مدہم پڑ جائے تو یہ نشانی ہے کہ آنکھ موتیا بند کا نشانہ بن چکی۔ چنانچہ مریض پھر ایک اور بٹن دباتا ہے۔ تب آلہ حساب لگاتا ہے کہ موتیا بند کہاں تک پہنچا اور پھر نتیجہ ظاہر کر دیتا ہے۔ اس آنکھ دوست آلے کی قیمت صرف دو سو روپے ہے۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں

ایم ٹی اے کے پروگرام

22 جولائی 2014ء

12:10 am	تلاوت قرآن کریم
1:15 am	رمضان المبارک کی اہمیت وافادیت
2:00 am	درس القرآن
3:20 am	ملیالم سروس
4:00 am	تلاوت قرآن کریم
5:05 am	عالمی خبریں
5:30 am	درس القرآن
7:00 am	سیرت النبی ﷺ
7:50 am	تلاوت قرآن کریم
8:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 10-اکتوبر 2008ء
10:00 am	سیرت حضرت مسیح موعود
10:20 am	سیرت النبی ﷺ
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
12:05 pm	یسرنا القرآن
12:30 pm	ریئل ٹاک
1:30 pm	قرآن کوئز
2:25 pm	نور مصطفوی
2:45 pm	انڈونیشن سروس
4:00 pm	درس القرآن 26 جنوری 1998ء
5:15 pm	الف اردو
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
6:30 pm	یسرنا القرآن
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	الصیام
8:30 pm	سپینش سروس
9:00 pm	پریس پوائنٹ
10:00 pm	نور مصطفوی
10:40 pm	عالمی خبریں
11:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جولائی 2014ء

23 جولائی 2014ء

12:05 am	تلاوت قرآن کریم
1:10 am	الف اردو
2:00 am	درس القرآن
3:15 am	پریس پوائنٹ
4:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:15 am	عالمی خبریں
5:35 am	درس القرآن 26 جنوری 1998ء
6:50 am	نور مصطفوی
7:05 am	الصیام
7:50 am	تلاوت قرآن کریم
8:45 am	پریس پوائنٹ
9:45 am	قرآن کوئز
10:45 am	نور مصطفوی
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
12:15 pm	الترتیل
12:45 pm	ریئل ٹاک
1:50 pm	حمد یہ مجلس
2:45 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	درس القرآن
5:20 pm	قرآن سب سے اچھا
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم
6:30 pm	الترتیل
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	دینی وفقہی مسائل Live
9:05 pm	کڈز ٹائم
9:35 pm	فیتھ میٹرز
10:25 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	سیرت رسول ﷺ

اپنا آپٹیکل سنٹر

اپنا چشمہ سنٹر جس کا نیا نام اپنا آپٹیکل رکھ دیا گیا ہے۔ ملک مارکیٹ سے کالج روڈ نزد اقصیٰ چوک شفٹ ہو گیا ہے۔

کالج روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ

پروپرائٹر: میاں سہیل احمد: 0345-7963067

سٹار جیولرز

سونے کے زیورات کا مرکز

حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

طالب دعا: تنویر احمد 047-6211524 0336-7060580

(بقیہ از صفحہ 1)

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ ناصرہ انجم صاحبہ بنت مکرم محمد حسین صاحب آف صادق آباد اور مندرجہ ذیل تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم زہیر احمد صاحب (عمر 23 سال)، مکرمہ حرا کوکب صاحبہ (عمر 21 سال)، مکرمہ حبۃ الحی صاحبہ (عمر 18 سال)، عزیزہ خدیجہ ماہم (عمر 16 سال)، عزیزم مرغوب احمد (عمر 14 سال) اور عزیزم سفیر احمد (عمر 8 سال)

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سلسلہ احمدیہ کے اس مخلص اور باوفا خادم کو کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے۔ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

دو سینٹی میٹر کا روبوٹ

امریکی ماہرین نے ایک چھوٹا سا اُڑنے والا روبوٹ تیار کیا ہے۔ ''روبوفلائی'' نامی اس روبوٹ کی لمبائی محض دو سینٹی میٹر ہے۔ اس کے موجد کے مطابق، ہوا میں اڑنے والا یہ مصنوعی کیڑا ایک قدرتی مکھی کی طرح پرواز کرتا ہے۔ اور ہوا میں سمت کی تبدیلی اور اوپر نیچے ہونے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ پروں کو پھڑ پھڑا کر اُڑنے والے روبوٹ کی یہ اولین ایجاد ہے۔ روبوفلائی کا کل وزن محض 0.08 گرام ہے۔ اس کے عام کیڑے کی طرح دو پر ہیں، جو ایک سیکنڈ میں 120 بار حرکت کرتے ہیں، جبکہ اصل مکھی کے ہر ایک سیکنڈ میں 130 بار حرکت کرتے ہیں۔ اسی طرح اس روبوفلائی کے پر 110 ڈگری کے زاویے سے کم ہے، جو 120 سے 150 ڈگری کے درمیان ہوتا ہے۔

(بحوالہ: آئی ٹی دنیا)

پاکستان الیکٹرو انجینئرنگ

نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹفائر ٹرانسفارمر، اوون ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹائٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی اونائزر پلانٹ

پی، وی، سی لائننگ، فائب، لائننگ

پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد

37 دل محمد روڈ لاہور۔ فون نمبر: 0300-4280871,0333-4107060,042-37247741

SAHARA FOR LIFE TRUST UNO CERTIFIED NGO

سہارا شوگر فری ٹیسٹ کیمپ

سہارا لیبارٹریز کی طرف سے

مورخہ 17,16,15 جولائی کو صبح 6 بجے سے شام 6 بجے تک درج ذیل ٹیسٹوں کا اہتمام کیا جا رہا ہے

1- شوگر- ~~150~~/ ہر خاص و عام بڑے، بوڑھے، بچے، جوان اور خواتین کے لئے مکمل فری

2- کولیسٹرول + شوگر 250+150 = ~~400~~/= 250/- روپے صرف

نوٹ تمام احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ مندرجہ بالا ٹیسٹوں کیلئے صبح خالی پیٹ تشریف لائیں۔

3- F.F.T فرٹیلٹی فنکشن ٹیسٹ = شادی شدہ اولاد سے محروم بھائیوں، بہنوں اور بیٹیوں کیلئے اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ تشخیص کے بعد علاج سے اولاد کی نعمت سے فیض یاب ہو سکتے ہیں ~~7080~~ = ~~5650~~ = 2500 روپے صرف + شوگر فری

4- ALPHAFETOPROTIEN جگر کا کینسر = جگر کے کینسر جیسے جان لیوا اور موذی مرض کی ابتدائی تشخیص کیلئے ~~3170~~ = ~~1700~~ = 1000 روپے صرف + شوگر فری

5- CA-125 کینسر کی ابتدائی تشخیص = اگر آپکے جسم میں کہیں گلٹی، غدود، گلینڈ یا رسولی وغیرہ ہے یا محسوس کرتے ہیں تو اسکی ابتدائی تحقیق کیلئے اس ٹیسٹ کے ذریعہ معلوم کریں کہ کہیں خدانخواستہ یہ جان لیوا موذی مرض کینسر کی ابتدا تو نہیں۔ ~~4250~~ = ~~3000~~ = 1800 روپے صرف + شوگر فری

6- TFT تھائیرائیڈ فنکشن ٹیسٹ = چست زندگی گزارنے کیلئے یہ پتہ لگانا نہایت ضروری ہے کہ آپکے ہارمونز لیول بیلنس ہیں یا نہیں۔ کم یا زیادہ دونوں صورتوں میں علاج کروانا نہایت ضروری اور آسان ہے۔ ~~2750~~ = ~~2500~~ = 2000 روپے صرف + شوگر فری

7- Vit-D-Level = اگر آپ اعصابی تناؤ، تھکاوٹ، کام میں سست روی ہڈیوں میں تکلیف کا شکار ہیں تو اس ٹیسٹ کے ذریعہ معلوم کریں کے کہیں اسکی وجہ Vit-D کی کمی تو نہیں ~~3250~~ = ~~2650~~ = 2000 روپے صرف + شوگر ٹیسٹ فری

8- IGE الرجی = اگر آپ سکن الرجی، فیشل وغیرہ، میک اپ الرجی، خارش، خارش سے بننے والی سرخی، سوجن، خون کی حدت خارش سے جسم کا سرخ ہونا موسمی الرجی ڈسٹ الرجی کے شکار ہیں تو ige لیول کے ذریعہ معلوم کریں کہ یہ کس حد تک ہے۔ ~~1950~~ = ~~1500~~ = 900 + شوگر ٹیسٹ فری

انٹرنیشنل سٹینڈرڈ لیبارٹریز کے مقابلہ میں ریٹ 40% سے 70% تک کم بیرون شہر سے ڈاکٹر صاحبان کے تجویز کردہ ٹیسٹ بھی پرفارم کئے جاتے ہیں۔

تمام ٹیسٹوں کی تشخیص بذریعہ خون کی جاتی ہے۔

اوقات کار صبح 8:00 بجے تا رات 10:00 بجے تک بروز جمعۃ المبارک 2:30 بجے تا 1:30 بجے وقفہ

Ph:0476215955 MOb:03336700829 03337700829

پتہ: نزد فیصل بنک گولبازار ربوہ

ربوہ میں سحر و افطار 14 جولائی

انتہائے سحر	3:35
طلوع آفتاب	5:10
زوال آفتاب	12:14
وقت افطار	7:18

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

14 جولائی 2014ء

6:10 am	درس القرآن
8:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جولائی 2014ء
1:40 pm	رمضان المبارک کی اہمیت وافادیت
4:00 pm	درس القرآن 17 جنوری 1998ء
9:00 pm	راہ ھدیٰ

سفوف مفرح

(پیاس کا زیادہ لگنا)

بے چینی لو کا لگنا گرمی، جلن، دل کا گھبرانا میں مفید ہے

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

PH:047-6212434,6211434

سٹی پبلک سکول

دارالصدر جنوبی ربوہ سابقہ الصادق بوائز

محکمہ تعلیم اور فیصل آباد بورڈ سے منظور شدہ

- سائنس اور کمپیوٹر لیب اور لائبریری
- ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی
- بچوں اور والدین سے مشاورت اور رابطہ
- میل اور فی میل اساتذہ کی ضرورت ہے

کلاس ششم تا نہم داخلہ جاری ہے

رابطہ: پرنسپل 047-6214399,6211499

رمضان آفر سیل سیل سیل

30 جولائی 2014ء تک

مردانہ سوٹ ~~700~~ 500 شرٹ پیس لان ~~250~~ 220 پرنٹ کلاسک لان ~~850~~ 700۔ سٹار برکھا رشید کلاسک 3 پیس لان ~~1250~~ 950

سٹار گریس برکھا موہانی کرینکل ڈوپٹہ 4 پیس لان ~~1400~~ 1100

ورلڈ فیبرکس

ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ

0476-213155

FR-10